خدا گواہ جماعت پر اتنے فضل نازل ہونگے کہ جو اب تک ہوئے ہیں آپ انکو بھول جائیں گے

اپنے ماضی پر نگاہ کر کے خدا کے تائیدی سلوک سے قوت حاصل کر کے اس دورِ ابتلا کو آسان بنالیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نمبر ۳۸

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | سوموار ۴ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ، ۴ فتح ۱۳۶۸ ہش، ۴ دسمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۷۵

سو سال کے دوران آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا
کہ
خدا نے کبھی آپ کو نہیں چھوڑا

بلا استثناء ہر دفعہ تاریخ یہی گواہی دینے پر مجبور ہوئی ہے کہ خدا کی آواز لازماً غالب آتی ہے

ماضی میں خدائی جماعتوں پر ہونیوالے مظالم اور اہلِ حق کی کامیابیوں کا نہایت ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۹ ستمبر ۱۹۸۹ء بمقام بیت الحمد۔ مالمو۔ سویڈن

ابتلاء کا تاریخ ساز دور

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

" احمدیت گذشتہ ایک لمبے عرصے سے جس غیر معمولی ابتلاء میں سے گذر رہی ہے یہ ابتلاء کا دور ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے اور تاریخ ساز ہے۔ وہ تمام مذاہب کی تاریخ جو مختلف کتب مقدسہ میں پڑھا کرتے تھے اور جن کا ایک بہت ہی عمدہ ریکارڈ قرآن کریم نے محفوظ فرمایا اور یکجائی صورت میں تمام بنی نوع انسان کی مذہبی تاریخ کے اہم نکات کو اکٹھا کر دیا اس کے مطالعہ کے وقت ہم حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ظہور تک کی سب تاریخ کے اہم نکات سے واقف ہو چکے ہیں اور وہ سارے امور جو مختلف انبیاء کے زمانوں میں ظہور پذیر ہوئے۔ جن کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے رونما ہوتے دیکھے اور اس زاویے سے رونما ہوتے دیکھے جس زاویے سے گذشتہ زمانوں میں انبیاء کی جماعتیں دیکھا کرتی تھیں۔ اس زاویے سے نہیں جس زاویے سے انبیاء کے دشمن اس تاریخ کے خاص دَور کو ملاحظہ کیا کرتے تھے۔

پس دو ہی دائرے ہیں جن میں مذہبی تاریخ مختلف وقتوں میں عملی صورت میں رونما ہوتی رہی ہے ایک صداقت کا دائرہ جو اس آواز سے شروع ہوتا تھا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور خدا نے مجھے بنی نوع انسان کے لئے یا بنی نوع انسان کے ایک حصے کے لئے نمائندہ بنا کر بھیجا ہے۔ جس طرح پانی میں آپ ایک پتھر پھینکیں تو اس سے دائرے کی شکل میں لہریں بننی شروع ہو جاتی ہیں اور وہ لہریں پھیلتی چلی جاتی ہیں اسی طرح جب خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک انسان ایک دعویٰ کرتا ہے اور یہ اعلان کرتا ہے کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک نمائندہ بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ سوسائٹی میں جس میں بظاہر سطح پر کسی قسم کی کوئی لہر دکھائی نہیں دیتی تھی ایک پتھر پھینک دیا گیا ہے اور اس پتھر کے نتیجے میں چاروں طرف لہروں کا تموّج پھیلتا ہوا دکھائی دینے لگتا ہے۔ اس تموّج کے ساتھ ساتھ وہ آواز بھی پھیلنے لگتی ہے اور اس آواز کی پہنچ کے دائرے وسیع تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پھر اس کے برعکس ہم اور کثرت سے اس پانی کی جھیل کے اوپر پتھر برستے ہوئے دیکھتے ہیں اور وہ پتھر مخالفانہ لہریں پیدا کرنے والے پتھر ہوا کرتے ہیں اور اس کثرت کے ساتھ ان کی بوچھاڑ ہوتی ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ پہلی لہر یا پہلی لہروں کا تموّج کلیتہً نئے پتھروں کی بارش کی طرح جاری کردہ لہروں میں ڈوب جائے گا اور صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا۔ یہ وہ خاص تاریخ کا دَور ہے جسے میں تاریخ ساز دور کہتا ہوں اور جس میں سے اب ہم گذر رہے ہیں۔

الٰہی طاقت سے اٹھنے والی لہروں کی پہچان:۔

اور جب آپ وسیع نظر سے اپنے ماضی کو دیکھیں آپ یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ ہمیشہ وہ پہلا پتھر جس نے لہروں کا ایک آغاز کیا تھا۔ باوجود اس کے کہ اس کی مخالفانہ اٹھنے والی لہریں اس سے بہت زیادہ تموّج میں شدید ہوا کرتی تھیں۔ باوجود اس کے کہ ایک چھوٹے سے پتھر کی پیدا کردہ لہر کے مقابل پر یوں معلوم ہوتا ہے کہ چٹانیں اس پانی پر برسنے لگی ہیں اور مخالفت کا ایک طوفان برپا ہو چکا ہے لیکن حیرت کے ساتھ آپ ہمیشہ یہ بات مشاہدہ کریں گے کہ وقت کے گذرنے کیساتھ ساتھ وہ تموّج کی شدید لہریں جو خدا کے نام پر جاری شدہ آواز کے مقابل پر پیدا ہوئی تھیں وہ مٹتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگتی ہیں اور وہ کمزور سی آواز جو ایک ہلکی سی خوشنما لہر کی صورت میں اُٹھی تھی وہ دن بدن طاقتور ہوتی چلی جاتی ہے اور اس کی لہروں میں مزید توانائی آنی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بڑے سے بڑے طوفانی تموج پر بھی غالب آجاتی ہے لیکن یہ بعد میں ہونے والی باتیں ہیں اور بہت دور کا انسان جب زمانے میں مڑ کر دیکھتا ہے تو اس بات کا مشاہدہ کرتا ہے اور تمام مذاہب کی آغاز کی تاریخ اور آغاز کے بعد رونما ہونے والے واقعات اور ان واقعات کے بعد کی پھر لمبی تاریخ بالکل اسی مضمون کو دہراتی چلی جاتی ہے جو میں نے آج ایک تمثیل کی صورت میں آپ کے سامنے بیان کیا ہے۔

جس زمانے میں اس جدو جہد کا آغاز ہوتا ہے اس زمانے میں کوئی انسان یہ کہہ نہیں سکتا کہ یہ باریک کمزور سی لہر جو پہلے پتھر کے نیچے میں پیدا ہوئی تھی یہ کسی طرح بھی ان مخالفانہ لہروں کے اوپر غالب آجائے گی چنانچہ آپ کسی بھی مذہب کے آغاز میں جاکر دیکھیں اور کسی مذہب کے اندر پیدا ہونے والی نئی الٰہی تحریکات کا جائزہ لیں ہمیشہ آپ کو بلا استثناء یہی بات دکھائی دے گی کہ جس تموج کے دور کا میں ذکر کر رہا ہوں یعنی آغاز کا دور اس میں آپ کی عقل یہی نتیجہ نکالے گی کہ مخالفانہ لہریں بہت زیادہ ہیں۔ بہت شدید ہیں۔ بہت قوی ہیں اور اس شدت اور جوش کے ساتھ یہ پہلی آواز کو دبانے کے لئے اُٹھ رہی ہیں کہ پہلی آواز کی بقاء کا کوئی سوال باقی نہیں۔ لیکن بلا استثناء ہر دفعہ یہ فتویٰ جھوٹا نکلتا ہے بلا استثناء ہر دفعہ تاریخ آخر یہی گواہی دینے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ خدا کی طرف سے اٹھنے والی آواز لازماً غالب آتی ہے اور اس کی قوت وقت کے گزرنے کے ساتھ مٹنے کی بجائے اور زیادہ مضبوط ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور زیادہ بلند ہوتی چلی جاتی ہے، اور زیادہ شدید ہوتی چلی جاتی ہے جب کہ دنیا کا دستور یہ ہے کہ جب لہریں اٹھتی ہیں تو وقت کے گزرنے کے ساتھ وہ کمزور پڑتی چلی جاتی ہیں۔ پس یہ پہچان ہے الٰہی طاقت سے اٹھنے والی لہروں کی، اور دوسری یعنی وقت کے ساتھ مٹ جانا۔ یہ پہچان ہے مخالفانہ لہروں کی نوعیت کی، ان کی نوعیت سے آپ پہچان سکتے ہیں

پس اسلام کی تاریخ پر بھی ان حالات کو چسپاں کرکے دیکھیں حضرت مسیحؑ کی تاریخ پر مسیحیت کی تاریخ پر ان حالات کو چسپاں کرکے دیکھیں بلا استثناء آپ کو یہی نقشہ ابھرتا دکھائی دے گا۔ پھر بعض نقوش مٹتے دکھائی دیں گے اور بعض نقوش ابھرتے دکھائی دیں گے۔ چنانچہ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) نے جب آج سے "تقریباً" سو سال پہلے یہ اعلان فرمایا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں تو اس ایک آواز کے مقابل پر اس قدر شدید مخالفت کی لہریں اٹھیں کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس آواز کو قادیان کے دائرے سے باہر نکلنے نہ دیا جائے گا اور اسکا گلا اسی گھر میں گھونٹ دیا جائے گا جس گھر سے یہ آواز اٹھی تھی۔ یہ تاریخ کی پہلی گواہی تھی لیکن اس کے برعکس خدا تعالےٰ نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کو کچھ اور فرمایا۔ اور فرمایا کہ میں نے تجھے ایک پیغام عطا کیا ہے، میں ہی اس کے پھیلانے کا ذمہ دار ہوں اور میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تیری (دعوت۔ ناقل) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ آج سے سو برس پہلے جن حالات کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں یہ دیوانے کی بڑ معلوم ہوتی تھی کوئی وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اتنی شدید مخالفت کے باوجود اس آواز کو کسی قسم کی بقاء نصیب ہو۔ کجا یہ کہ یہ مخالفانہ آوازوں پر غالب آنا شروع ہو جائے۔

اس پہلو سے جب آپ احمدیت کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو کسی اور صداقت کے پیمانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ اپنی ذات میں اتنا یقینی سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنے والا پیمانہ ہے کہ جو نتیجہ یہ پیمانہ نکالتا ہے وہ کبھی جھوٹا نہیں نکلتا کیونکہ ساری دنیا کی، ہر مذہب کی تاریخ اسی پیمانے پر جانچی جا سکتی ہے اور سچ اور جھوٹ کی تمیز اسی طرح ہو سکتی ہے۔ اب دیکھئے حضرت (بانیؑ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کے مقابل پر کون کون سی آوازیں تھیں۔ اس بات کو آپ یاد رکھیں اور ہمیشہ اس کو یاد رکھیں تاکہ آپ کو اپنے مخالفت کے دور کے وقت کسی قسم کی مایوسی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اپنے ماضی پر نگاہ کریں۔ خدا کے اس سلوک کو پیشِ نظر رکھیں جو اس نے ہمیشہ جماعت احمدیہ سے کیا اور پھر اس سے طاقت حاصل کرکے اپنے ابتلاء کے دور کو اپنے لئے آسان بنانے کی کوشش کریں۔ یہ وہ سبق ہے جو میں آج آپ کو دینا چاہتا ہوں۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کی زبردست مخالفت :-

حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) نے جب دعویٰ کیا تو بحیثیت مسلمان کوئی گروہ نہیں تھا جس نے آپ کی تائید کی ہو۔ جو دوست تھے وہ دشمن ہو گئے۔ ایسے دوست جو جان فدا کرنے والے تھے وہ جان کے دشمن بن گئے۔ ایسے ایسے علماء جو حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) پر اتنا حُسن ظن رکھتے تھے کہ ان میں سے بعض نے جیسا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اعلان کیا کہ جب سے حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا ہے (دین حق۔ ناقل) کے دفاع میں اس شان کا لڑنے والا مجاہد ساری (دینی۔ ناقل) تاریخ میں کبھی پیدا نہیں ہوا اور اس نے لکھا کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ میں نے مبالغے سے اور ایشیائی مبالغے سے کام لیا ہے تو کوئی ایک نکال کے تو دکھاؤ۔ جو تیرہ سو برس کے اندر اس شان کا مجاہد کسی دنیا کے ملک یا کسی...... جماعت میں پیدا ہوا۔ یعنی یہ الفاظ تو اس کے نہیں ہیں مگر یہی مضمون اس سے زیادہ قوت کے ساتھ جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی تحریرات میں لکھا اور جب حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) نے دعویٰ کیا تو اچانک ایسی کایا پلٹی کہ اس نے ببانگ دُہل یہ اعلان کرنا شروع کیا میں نے اس شخص کو اٹھایا تھا۔ اور اب میں ہی اس کو گرا کے دکھاؤں گا۔ اور جو کچھ میں نے اس کی تائید میں لکھا تھا اس کے برعکس اس قدر زور لگاؤں گا، ایسی کوشش کروں گا کہ اس کا نام دنیا سے مٹا کے چھوڑوں گا اور اپنے اس دعویٰ میں اس نے اپنی ساری عمر گنوا دی۔ اس حد تک، اس شدت کے ساتھ اس نے بظاہر اپنے کئے پر پانی پھیرنے کی کوشش کی، اپنے بنائے ہوئے کو مٹانے کی کوشش کی کہ مذہب کی دشمنی کی تاریخ میں آپ کو کم ہی ایسے لوگ ملیں گے جو اس طرح ایک مقصد کے لئے خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا ہو کلیتہً وقف ہو چکے ہوں۔ مولوی محمد حسین صاحب کے سارے سفر، اس کے بعد حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کی مخالفت کے سفر بن گئے وہ عرب دنیا تک پہنچا۔ جہاں جہاں اس کی آواز پہنچ سکتی تھی وہاں پہنچ کر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کے خلاف فتوے حاصل کئے اور مخالفت کی آگیں لگائیں ہندوستان کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک، مشرق سے مغرب تک مولوی محمد حسین بٹالوی کی مخالفت کی آواز بلند ہونا شروع ہوئی اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس پانی میں جس میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کی آواز نے ایک ہلکا سا تموج پیدا کیا تھا ایک بھاری چٹان گرا دی گئی ہے اور اس مخالفت کی طوفانی لہریں جو پہاڑوں کی طرح سربلند ہیں وہ اٹھ رہی ہیں تاکہ اس ہلکی سی لہر کو دبا دیں۔ لیکن نتیجہ! مولوی محمد حسین صاحب کی زندگی میں دن بدن حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کا پیغام پھیلتا چلا گیا اور پھیلتا چلا گیا، جن جن ممالک تک وہ پہنچا تھا وہ ان ممالک کے دائروں سے آگے نکل گیا اور مشرق اور مغرب میں دُور دُور تک الٰہی تائید سے ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کی تائید میں آوازیں بلند کرنا شروع کیں۔ یہاں تک حال ہوا ان مولوی صاحب کا کہ جب دور دراز سے لوگ سفر کرکے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کی ملاقات کے شوق میں قادیان آیا کرتے تھے تو بٹالہ اسٹیشن پر وہ اتر کر وہاں سے پھر، یا پیدل سفر کرتے تھے قادیان تک، جو کہ بارہ میل تک تھا یا پھر یکے لے لیا کرتے تھے اور مولوی محمد حسین صاحب کی مخالفت کا یہ حال تھا کہ وہ ہر گاڑی پر پہنچا کرتے تھے جب تک وہاں موجود رہے اور اترنے والے مسافروں کے متعلق معلوم کیا کرتے تھے کہ کون قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی نیت سے آیا ہے اور اسے کہا کرتے تھے کہ میں اس شخص کو زیادہ جانتا ہوں۔ بچپن سے اس کا ساتھی ہوں۔ مجھے پتہ ہے کہ یہ جھوٹ بولتا ہے، یہ خدا پر جھوٹی باتیں کرتا ہے، اس لئے تم یہ ارادہ چھوڑ دو، قادیان جانے کی کوئی ضرورت نہیں اپنا ایمان بچاؤ اور یہیں سے واپس چلے جاؤ۔ ایسے ہی ایک موقع پر ایک دیہاتی مخلص احمدی کو، جب اس نے روکنے کی کوشش کی تو اس نے بہت ہی عمدہ جواب دیا، اس نے مولوی محمد حسین صاحب کو پکڑ لیا اور جس کو پنجابی میں کہتے ہیں جا پھا مارنا، جا پھا مار کے آوازیں دی کہ لوگو آجاؤ اور دیکھ لو کہ شیطان کیسا ہوتا ہے، نیکی کے رستوں سے روکنے والے کیسے لوگ ہوتے ہیں اور پھر اس نے ایک بڑا خوبصورت موازنہ کیا۔ اس کہا کہ مولوی صاحب ہم لوگوں کی جوتیاں گھس گئی ہیں قادیان جاتے جاتے اور تمہاری جوتیاں گھس گئی ہیں جانے والوں کو روکتے روکتے لیکن جانے والوں کے قافلے تم سے رک نہیں سکے وہ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ دور دراز سے لوگ مسلسل آتے چلے جا رہے ہیں یہ خدائی قافلے ہیں ان کو تم نہیں روک سکتے۔

یہ وہ زمانہ تھا مخالفت کا جب کہ مسلمانوں کی طرف سے صرف ایک محمد حسین نہیں بلکہ بہت سے کثرت سے ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے ہندوستان کے طول و عرض میں مخالفت کا ایک طوفان برپا کر دیا۔

ہندوؤں کی مخالفانہ قوت :-

پھر دوسری بڑی قوت ہندوؤں کی قوت تھی اور ایک پہلو سے وہ مسلمانوں سے بھی زیادہ قوی تھے کیونکہ تعداد کے لحاظ سے ان کو مسلمانوں پر ایک بھاری غلبہ نصیب تھا۔ انہوں نے بھی مخالفت میں کوئی کمی نہیں کی۔ بعض پہلوؤں سے مسلمانوں سے بھی آگے بڑھ گئے۔ بڑے بڑے راہنما ان میں پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی زندگیاں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کی مخالفت میں وقف کر دیں۔ انہی میں وہ لیکھرام پیدا ہوا۔ جس نے یہ اعلان کیا کہ یہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ میں تیری آواز کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا، مجھے تو خدا نے بتایا ہے کہ اس کی آواز قادیان کے کناروں سے باہر نہیں نکل سکے گی اور حد سے حد دو تین سال تک جاری رہے گی اور اس حالت میں مرے گا کہ جو اولاد یہ چھوڑے گا وہ اولاد بھی مرچکی ہوگی۔ جو اولاد اس کی پیدا ہوگی وہ بھی اس کی زندگی میں مرچکی ہوگی۔ اور قادیان میں بھی اس کا نام زیادہ سے زیادہ چند سالوں تک یاد کیا جائے گا وہ بھی ذلت کے ساتھ، یہ ایک مقابلے کی پیشگوئی تھی، اور آریہ دھرم کو اس زمانے میں ہندوستان میں ایک بہت بڑی طاقت حاصل تھی۔ لیکن دیگر ہندو فرقے بھی اپنے اپنے رنگ میں مخالفت میں پیش پیش رہتے۔ اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کی راہ روکنے کے لئے انہوں نے بھی گھیرے بنائے اور گھیرے تنگ کرتے چلے گئے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ کس طرح لیکھرام اور اس جیسے اور مخالفین کی آوازیں جھوٹی نکلیں وہ آوازیں مرگئیں، وہ اپنے اپنے دائرے میں محدود ہوتی چلی گئیں یہاں تک کہ ہندوستان کی اکثر آبادی ان کے ناموں سے ناواقف ہوگئی۔ اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کی آواز پھیلتے پھیلتے آج واقعۃً زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔

ایک سکھ راہنما کا اعلانِ حق :-

جب میں فجی گیا تو وہاں کے ایک سکھ مذہبی راہنما نے ایک بہت ہی عمدہ بات کی اور میں حیران ہوا ان کی بات سے، اس نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اس زمانے میں ہندوستان میں تین بڑے مذہبی راہنما پیدا ہوئے ایک مرزا غلام احمد آف قادیان، ایک دیانند اور ایک اور کسی سکھ لیڈر کا اس نے نام لیا اور کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ ان تینوں نے یہ دعوے کئے تھے کہ وہ دنیا کے کناروں تک پہنچ جائیں گے لیکن باقی دونوں تو اپنے اپنے دائروں میں سمٹ کر محدود ہونا شروع ہوئے ان کو وقتی شہرت ملی اور وہ شہرت جلد مرگئی۔ لیکن عجیب بات ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعوے ہر پہلو سے سچا نکلا اور اس نے کہا آج میں اگرچہ احمدی نہیں ہوں ایک سکھ لیڈر ہوں مگر فجی جو زمین کے کناروں میں شمار ہوتا ہے وہاں میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اے مرزا غلام احمد تیری آواز سچی نکلی اور واقعی تیری آواز کو خدا نے زمین کے کناروں تک پہنچا دیا۔ ایسی پیاری عمدہ بات اس نے کی کہ میں سمجھتا تھا کہ یہ فرشتوں کی تحریک سے ایسی بات کی گئی ہے۔ پھر سکھ تھے جو ماحول میں غیر معمولی اثر اور قوت رکھتے تھے۔ ان کی قوت کا یہ حال تھا کہ اس خاندان کو، جس خاندان سے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) وابستہ تھے، بارہا سکھوں کی طاقت کے نتیجہ میں اکھاڑ کر قادیان سے باہر نکال دیا گیا۔

جب آپ نے دعویٰ فرمایا کہ ہمارے بانی حضرت گرو بابا نانک ایک بہت ہی بڑے خدا پرست ولی تھے لیکن کسی نئے مذہب کے بانی نہیں تھے بلکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق صادق اور آپ ہی کے غلام تھے۔ تو سکھوں میں بھی شدید مخالفت کی ایک لہر اٹھ پڑی اور بعض دفعہ یہ مخالفت اتنی شدید ہو جایا کرتی تھی کہ احمدیوں کے لئے عام سودا لینے کے لئے بھی قادیان سے نکل کر دوسرے گاؤں میں جانا مشکل ہوا کرتا تھا۔ اور یہ مخالفتیں بھی باقاعدہ منظم صورت اختیار کر گئیں بڑے بڑے وہاں جلسے اور مناظرے ہوا کرتے تھے، سکھوں کے ساتھ مقابلوں میں مجھے یاد ہے ہمارے بچپن کے زمانے تک یہ حال تھا کہ کئی دفعہ سکھ لاٹھیاں اور گنڈاسے لے کر حملہ آور ہو جایا کرتے تھے اور جب وہ دلائل میں شکست کھاتے تھے تو اپنے غصے کو پھر وہ اپنے اپنے رنگ میں اتارنے کی کوشش کرتے تھے، لیکن بالعموم میں نے یہ بھی دیکھا کہ سکھ راہنما بات نسبتاً جلدی سمجھ جایا کرتے تھے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ بڑا سخت اشتعال پیدا کیا گیا لیکن جب مقابل بھی کسی احمدی عالم نے سمجھانے کی کوشش کی اور بتایا کہ تمہارے خود گرو جن کو تم اتنا بڑا مقدس جانتے ہو وہ اس قسم کے طرز عمل کے خلاف تھے تم انسانیت سے کام لو، مخالفت کرنی ہے تو حکمت سے کرو۔ بعض دفعہ بہت مشکل صورت حال قادیان میں آجایا کرتی تھی اور پھر آگ ٹھنڈی پڑ جایا کرتی تھی۔ مگر بہر حال مخالفت تھی اس میں کوئی شک نہیں۔ پس اس پہلو سے سکھوں کو بھی اپنا دشمن بنالیا۔

عیسائیوں کی مخالفت :-

عیسائی حکومت تھی۔ اور یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ عیسائی حکومت کے ہوتے ہوئے، اس کے سائے میں آپ نے کوئی دعویٰ کیا ہو لیکن عجیب بات ہے کہ عیسائی حکومت کا اس زمانے میں ہندوستان میں عیسائیت پھیلانا مقصد اوّل تھا۔ اور وہ جانتے تھے کہ عیسائیت کے پھیلانے سے ان کی حکومت کو استحکام نصیب ہوگا اور وہ تجربہ رکھتے تھے کہ جن جن ملکوں میں بھی انہوں نے حکومت کی ہے وہاں عیسائیت کے فروغ کے نتیجے میں ان کی حکومتوں کو استحکام ملا ہے اور دوام عطا ہوا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) نے ایک عجیب دعویٰ کیا اور وہ دعویٰ عام مسلمانوں کے مشترکہ عقیدہ کے خلاف تھا۔ وہ دعویٰ یہ تھا کہ مسیح جسے عیسائی ابن اللہ کہتے ہیں، جسے خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں وہ ایک عام نبی اللہ تھا اور بحیثیت ایک نبی اللہ باقی نبیوں کی طرح وہ بھی مرچکا ہے وہ زندہ نہیں رہا اور آپ نے فرمایا کہ میں اس بات کو قرآن سے بھی ثابت کرتا ہوں، حدیث سے بھی ثابت کرتا ہوں اور بائیبل کی رو سے بھی ثابت کرتا ہوں۔ چنانچہ عیسائی پادریوں کی طرف سے اس کے نتیجے میں اتنا شدید ردّ عمل ہوا کہ بعض دفعہ آپ کے قتل کے منصوبے بنائے گئے بعض دفعہ آپ کو جھوٹے قتلوں میں ملوث کرنے کے لئے باقاعدہ سازشیں کی گئیں اور اس کا ریکارڈ خود انگریزی عدالتوں میں محفوظ ہے اور خود انگریز ججوں نے جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ عیسائی پادری تھے جنہوں نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کے خلاف قتل کے جھوٹے مقدمے بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ کی ضمانت :-

اب بتایئے وہ شخص کس کے سہارے زندہ رہا، ایک آواز اس تنہا شخص کی تھی جو کہتا تھا کہ خدا میرے ساتھ ہے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے اور اس کے مقابل پر ہندوستان میں اس کے گردو پیش تمام طاقتور آوازیں اس ایک آواز کو دبانے پر وقف ہو چکی تھیں۔ آج آپ کہاں ہیں اس مقام سے کتنا آگے سفر کر چکے ہیں۔ آج وہ آواز قادیان میں دبنے کی بجائے ہندوستان کے گوشے گوشے تک پھیل چکی ہے۔ ہندوستان سے نکلی اور اس زمانے میں امریکہ تک پہنچی۔ ہندوستان سے نکلی اور اس زمانے میں لندن میں سنائی دینے لگی اور مشرق و مغرب میں ہر طرف وہ لہریں پھیلتی دکھائی دینے لگیں اور مخالفت کی وہ طاقت ور لہریں وقت کے ساتھ ساتھ اپنے اثر میں کمزور ہوتی چلی گئیں۔ نتیجہ حاصل کرنے میں بے سود رہیں۔ پس اتنی بڑی عظیم الشان تاریخ آپ کے پیچھے کھڑی ہے جو آپ کو بقاء کی ضمانت دے رہی ہے۔ آپ کو یقین دلا رہی ہے کہ دنیا کی ساری طاقتیں آپ کی مخالف ہو جائیں۔ نتیجے کے لحاظ سے آپ لازماً غالب ہوتے چلے جائیں گے۔ اور قوی تر ہو کر ابھرتے چلے جائیں گے۔ اس تاریخ کو بھلا کر جس کی پشت پناہی پر سارے مذاہب کی تاریخ ہے۔ اس تاریخ کو بھلا کر جس کی پشت پر تمام انبیاء کی تاریخ ہے کس طرح پاکستان یا کسی اور چھوٹے سے ملک کی مخالفتوں سے مرعوب ہو سکتے ہیں۔ کون سا آپ کو حق ہے۔ آپ کا ضمیر کس طرح اس بات کو برداشت کر سکتا ہے کہ مخالفت کے وقتی دور سے گزرتے ہوئے اس کی تاریکیوں سے دب کر آپ قدم آگے بڑھانا چھوڑ دیں اور منافقین کے اس زمرے میں شمار ہوں جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ روشنی ہوتی ہے تو یہ چل پڑتے ہیں جب اندھیرے طاری ہو جاتے ہیں تو ان کے قدم رُک جاتے ہیں۔

آپ (ایمان والوں۔ ناقل) کی جماعت میں آپ نے اس صفائی سے احمدیت کی صداقت کا مشاہدہ کیا ہے کہ ایک سو سال کا ایک ایک لمحہ احمدیت کی صداقت کی گواہی دے رہا ہے۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ خدا نے کبھی آپ کو نہیں چھوڑا۔ آپ نے اپنے کانوں سے سنا کہ خدا کی تائید کی آوازیں ہمیشہ آتی رہیں اور وہ وقت کے ساتھ ساتھ ٹھوس تعبیروں میں ڈھلتی رہیں۔ اس کے باوجود پھر اگر کوئی حصہ جماعت کا مایوسی کا شکار ہو تو اس سے بڑا ظلم اور کوئی متصور نہیں ہو سکتا۔

آج پاکستان میں مخالفت پہلے سے بھی زیادہ زوروں پر ہے، مجھے یہ تسلیم ہے لیکن تاریخ کے پیمانوں میں جانچ کر دیکھئے تو اتنا معمولی سا تھوڑا سا دور ہے اور زمین کے ایک تھوڑے سے ٹکڑے پر ہے۔ تاریخ میں اس سے بہت زیادہ لمبے مخالفتوں کے دور آئے جن میں سے کمزور جماعتیں نکل کر طاقت ور ہو کر ابھرتی رہی ہیں اور عظیم تر ہو کر وہ اپنی مخالفتوں پر بالآخر غالب آتی رہی ہیں۔ آپ یہ سوچتے ہوں گے کہ گیارہ سال ضیاء کی مخالفت کے ہوئے اُس سے پہلے ۱۹۷۴ء سے بھٹو صاحب کی مخالفت اور ان کی پارٹی کی مخالفت تھی۔ اور اب ضیاء کے بعد بھی وہی حال ہے۔ ہمارا کون پرسان حال ہے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ کا وہی پرسان حال ہے جس نے تین سو سال تک عیسائیت کی اس کے مخالفت کے دور میں حفاظت فرمائی اور بظاہر وہ مخالفت کا دور مٹا نہیں بلکہ بار بار مخالفت کی مختلف شکلوں میں ابھرتا رہا۔ زور پکڑتا رہا، لیکن خدا نے اپنے بندوں کی حفاظت فرمائی، انکے ایمان کی حفاظت فرمائی انکے استقلال کی حفاظت فرمائی۔ انکو ثبات قدم عطا فرمایا۔ اور تین سو سال کے بعد ایک ایسا دور آیا کہ وہ حکومتیں جو اس پیغام کو مٹانے کے درپے تھیں۔ اس پیغام کی ایسی زبردست علمبردار بن گئیں کہ تمام دنیا تک اس پیغام کو نافذ کر کے چھوڑا اور پھر ساری دنیا پر ان حکومتوں نے حکومت کی۔ تمام بنی نوع انسان کو اس پیغام سے مغلوب کر لیا۔

عیسائیوں کے خلاف بہیمانہ مظالم :-

وہ مسیح موسوی تھا۔ اس مسیح کو ماننے والوں نے یہ ثبات قدم دکھایا اور اس طرح خدا کے وعدوں پر کامل ایمان رکھا اور ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ ان کو درندوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ بیسیوں بار، سینکڑوں بار ایسے واقعات ہوئے کہ تماشہ دیکھنے والوں نے سٹیڈیم میں بیٹھ کر بڑے سج دھج کر یہ تماشہ دیکھا کہ ایک طرف پنجروں سے بھوکے شیروں، بھیڑیوں اور دوسرے درندوں کو آزاد کیا جاتا تھا اور دوسری طرف حضرت مسیحؑ کے ماننے والوں کو اس میدان میں چھوڑا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ ان کا مقابلہ کرو۔ تم تو ایسے کمزور اور ایسے بے بس ہو کہ ان جانوروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے، ہم سے ٹکرانے نکلے ہو۔ یہ پیغام تھا اور دیکھتے دیکھتے جنگل کے جانور انہیں چیر پھاڑ دیا کرتے تھے۔ ان کی ہڈیاں چبایا کرتے تھے اور سارا ہال قہقہوں سے گونج اٹھتا تھا۔ دیکھو کتنا عظیم الشان غلبہ خدا نے ہمیں عطا کیا اور ان سچائی کے دعویداروں کو ہم نے کس طرح ذلیل اور رسوا اور ناکام اور نامراد بنا کر دکھایا۔ بارہا ایسے وقت آئے کہ جس طرح آج پاکستان میں احمدی گھروں کو جلایا جاتا ہے۔ ایک دو گاؤں میں نہیں سارے ملک میں یہ احکامات جاری کئے گئے کہ تمام عیسائیوں کو ان کے گھروں میں زندہ پھونک دو اور گھروں میں آگ لگاؤ لیکن ان گھروں میں بسنے والوں کو باہر نکلنے نہ دو۔ ڈائیکریشن نے سن ۲۶۴ عیسوی یا سن ۲۶۸ عیسوی دونوں سالوں میں سے غالباً کوئی سال ہے اس میں ایسا ہی ایک حکم جاری کیا تھا لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی آگ مسیحیت کو جلا نہیں سکی، کوئی مخالفت کی آگ مسیحیوں کے ایمان کو جلا کر خاکستر نہیں کر سکی۔ وہ ہر آگ سے کندن بن کر نکلتے چلے گئے اور (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے۔ ناقل) نہیں بلکہ موسوی مسیح کے ماننے والوں نے کردار کا یہ عظیم الشان نمونہ دکھایا۔

آپ تو (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کے غلام اور تابع ہیں .... آپ کا کردار تو ہر پہلو سے پرانی مسیحی قوم کے کردار سے زیادہ اعلیٰ، زیادہ شاندار اور زیادہ مضبوط اور زیادہ قوی ایمان پر قائم رہنا چاہیئے۔ زیادہ قوی بنیادوں قائم رہنا چاہیئے۔ اس لئے میں آپ کے سامنے یہ باتیں دوہرا رہا ہوں کہ پاکستان میں ابھی مظالم کا دور جاری ہے اور خدا بہتر جانتا ہے کہ کب تک جاری رہے لیکن جب آپ اس عظیم تاریخ کی روشنی میں ان واقعات کا مشاہدہ کریں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ کا حال خدا کے فضل سے گذشتہ بہت سی قوموں کی نسبت بہت بہتر ہے۔ تھوڑی آزمائشوں کے نتیجوں میں خدا آپ پر بہت زیادہ فضل نازل فرما رہا ہے اور اتنی جلدی جلدی فضل فرما رہا ہے کہ اس کی چمک دمک سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ اب تو غیر بھی محسوس کرنے لگے ہیں کہ جو قیمت ہم پاکستان میں ادا کر رہے ہیں اس سے بہت زیادہ ہمیں اس کی جزا مل رہی ہے۔

درد کی لہریں جو دُعا بن جاتی ہیں :-

چنانچہ آج صبح سویڈش ٹیلی ویژن کی ایک نمائندہ خاتون جو انٹرویو کے لئے آئیں۔ پاکستان کے حالات کے متعلق چند باتیں معلوم کرنے کے بعد انہوں نے کہا کہ ایک بات تو ہے کہ جو کچھ آپ پا رہے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہے جو آپ کھو رہے ہیں، کیا یہ درست نہیں ہے؟ میں نے کہا ہاں درست ہے اور اس سے زیادہ درست ہے جو تم جانتی ہو۔ اس طرح خدا کے فضلوں کی بارشیں ہم پر نازل ہوئی ہیں کہ ہم اس کا وہم وگمان بھی نہیں کر سکتے تھے۔ مخالفت کے ان چند سالوں میں جتنی دنیا میں جماعت نے ترقی کی اور جیسا وقار قائم کیا ہے اور جس طرح اس کو عظمت نصیب ہوئی ہے اور جس طرح حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کو آج زمین کے کناروں تک عزت سے یاد کیا جا رہا ہے اس کا عُشرِ عشیر بھی ہم نے پاکستان میں نہیں کھویا۔ تب اس خاتون نے کہا کہ ہاں آپ بالکل سچ کہتے ہیں۔ مجھے جو یہ خوش نصیبی مل رہی ہے کہ میں آج انٹرویو کے لئے آئی ہوں یہ بھی

پاکستان کی مخالفت کی ہی مرہونِ منت ہے۔ اگر پاکستان میں مخالفت نہ ہوتی تو مجھے کبھی وہم بھی نہیں آسکتا تھا کہ میں آپ کے آنے پر انٹرویو کے لئے حاضر ہوتی یہ سب خدا کے پھل ہیں۔ لیکن بڑی ذہین خاتون تھیں۔ انہوں نے کہا ہاں اس کے ساتھ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ جو درد کی لہریں آپ کے دل میں اٹھتی ہیں وہ ان رحمتوں کو دیکھ کر کمزور نہیں پڑتیں۔ بلکہ اور زیادہ نمایاں ہوتی چلی جاتی ہیں اور یہ درد تو جاری رہے۔ میں نے کہا خدا تمہارا بھلا کرے۔ تم بہت ہی ذہین خاتون ہو۔ تم نے بالکل دل کی بات جانچ لی ہے۔ لیکن اسے یہ پتہ نہیں کہ یہ درد کی لہریں ہی تو ہیں جو خدا کا فضل بن کر نازل ہوتی ہیں۔ یہ درد کی لہریں ہی تو ہیں جو دعا بن کر دل سے اٹھتی ہیں اور فضلوں کی گھٹا بن کر ہم پر برستی ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کا ذکرِ خیر:۔

اس لئے اے احمدی! تو اپنے درد کی لہروں کی حفاظت کر اور اس سے مایوس نہ ہو۔ ہاں ان درد کی لہروں کو دعاؤں کے بخارات میں تبدیل کرتا چلا جا۔ (اللہ کی راہ میں جانی قربانی۔ ناقل) کی جتنی خبریں ہمیں پاکستان سے موصول ہوتی ہیں۔ جیساکہ رات موصول ہوئی ایک بہت ہی بزرگ ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کو کل نواب شاہ میں ظالمانہ طور پر (قتل۔ ناقل) کر دیا گیا۔ جب کہ اس سے تھوڑا عرصہ پہلے ان کے چھوٹے بھائی کو بھی (قتل۔ ناقل) کیا گیا تھا۔ وہ بھی ڈاکٹر تھے اور دونوں کو ایک ہی طریق پر ایک ہی جیسے اور ایک ہی گروہ نے مروایا ہے اپنی طرف سے مروایا اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ ہمیشہ کی زندگی عطا کی۔ وہ ایسے سادہ دل، ایسے سادہ لوح ڈاکٹر تھے کہ جانتے تھے کہ ہر دفعہ دشمن یہی طریق اختیار کرتا ہے کہ ایک مریض مرنے والا ہے اس کو دیکھنے کے لئے چلو اور جب انسان باہر نکلتا ہے انسانی ہمدردی میں تو بعض قاتل جو چھپے ہوئے اس کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں وہ اچانک حملہ کرکے احمدی ڈاکٹروں کو (قتل۔ ناقل) کر دیتے ہیں۔ یہ اچھی طرح جانتے تھے۔ ان کی (وفات۔ ناقل) سے چند دن پہلے مجھے ان کا خط موصول ہوا۔ اس میں انہوں نے کہا کہ میرا بھائی (اللہ کی راہ میں قربان۔ ناقل) ہوا ہے۔ مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کے نتیجے میں ڈرے نہیں کمزور نہیں پڑے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے دل میں (اللہ کی راہ میں قربان ہونے کا جذبہ۔ ناقل) پہلے سے کئی گنا بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے میرا ایک بھائی (خدا کی راہ میں قربان۔ ناقل) کیا ہے مگر میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ میری ساری اولاد بھی اس راہ میں (قربان۔ ناقل) ہوتی چلی جائے تو مجھے اس کا کوئی دکھ نہیں ہوگا۔ اس لئے میرے متعلق آپ ہرگز فکر نہ کریں۔ کتنا سچا انسان تھا۔ کیسی اس کی دل کی گہرائی کی آواز بلند ہوئی۔

جب اس کی (جانی قربانی۔ ناقل) کی اطلاع مجھے ملی تو بے اختیار میری زبان پر قرآن کریم کی وہ آیت جاری ہوئی (اور ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنی نیت کو پورا کر دیا اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو منتظر ہیں۔ ترجمہ از ناقل) ان خدا کے بندوں میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی نیتوں کو پورا کر دکھایا۔ جو اپنے قول اور اپنی تمناؤں میں سچے نکلے لیکن صرف یہی نہیں ہیں اور بھی بہت سے ہیں جو اسی قسم کے نمونے دکھانے والے موجود ہیں۔

جب بھی ابتلاء آئیں گے وہ ان کو مغلوب نہیں کر سکیں گے۔ بلکہ ہر مخالف پر وہ غالب آئیں گے، اپنی صداقت کے ذریعے، اپنی سچائی کے ذریعے، اپنے نیک ارادوں کے ذریعے۔ اپنی قربانیوں کے جذبے کے ذریعے۔ پس ان جذبوں کو زندہ رکھو۔ مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہی نمونہ زندہ رکھنے کے لائق ہے جو ڈاکٹر عبدالقدوس نے دکھایا تھا۔ کہ کوئی (جانی قربانی۔ ناقل) ہمیں مرعوب نہیں کر سکتی بلکہ (خدا کی راہ میں جان قربان کرنے۔ ناقل) کی تمناؤں کو اور زیادہ بڑھا جائے گی۔ ایک انسان کی جان لیں گے تو سارا خاندان جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔

اس وفا کے ساتھ آپ احمدیت پر قائم رہیں میں آپ کو خدا کی قسم کھا کر یقین دلاتا ہوں کہ اتنے بے شمار خدا کے فضل آپ پر نازل ہوں گے کہ جو اب تک ہوئے ہیں ان کو آپ بھول جائیں گے۔ کثرت کے ساتھ خدا آپ کو بڑھاتا چلا جائے گا۔ اور آپ ہیں اور آپ ہی کی سچائی ہے۔ جس نے دنیا پر غالب آنا ہے باقی ہر بات جھوٹی ہے، ہر بات قصہ ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے....... جسے ہم عیسوی حقیقت کہہ سکتے ہیں۔ یہی موسوی حقیقت تھی، یہی ابراہیمی حقیقت تھی یہی حقیقتِ نوح کی حقیقت تھی۔

پس اگر نوح کی طرح آپ کے مقابل پر اتنی عظیم قومیں بھی کھڑی ہوئیں جن پر بظاہر نوح کے پیغام کا غالب آنے کا کوئی سوال نہ رہا۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ نوحی قومیں مٹا دی جائیں گی اور آپ کو زندہ رکھا جائے گا کیونکہ آپ پوری سچائیوں پر قائم ہیں جو ہمیشہ سے خدا کی طرف سے نازل ہوا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے آپ کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آپ کے دل کو اور آپ کے ایمان کو نئی جلا بخشتا چلا جائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

ابھی نماز جمعہ اور عصر کے بعد....... ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کی نماز جنازہ غائب بھی ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

قرارداد تعزیت بر وفات

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب

از جامعہ احمدیہ ——— ربوہ

ہم جامعہ احمدیہ کے تمام اساتذہ و طلبہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کی وفات پر گہرے رنج اور صدمے کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت ملک صاحب جماعت احمدیہ کے چوٹی کے علماء میں شمار ہوتے تھے۔ ۲۰ سال سے زائد عرصہ تک آپ نے مفتیٔ سلسلہ کے طور پر فرائض سرانجام دیئے اور اپنے علم کا سکہ منوا لیا۔

جامعہ احمدیہ میں آپ ایک لمبا عرصہ تدریس اور پھر پرنسپل کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ کی تدریس کا انداز نہایت دلکش اور دلوں میں اُتر جانے والا تھا۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی ذہانت اور فراست عطا فرمائی تھی۔ جس کے ساتھ آپ طلبہ کے دماغوں اور دلوں کو روشن کرتے رہے۔ پرنسپل جامعہ کی حیثیت سے آپ نے طلبہ کی بہت عمدہ علمی اور اخلاقی تربیت فرمائی۔ آپ بہت نرم مزاج اور درویش صفت اور حلیم الطبع تھے، طلبہ کے ساتھ آپ کو گہری محبت اور دلی ہمدردی تھی اور ان کیلئے بہت درد سے دعائیں کرتے تھے۔

آپ کے مزاج میں بہت شگفتگی اور زندہ دلی تھی اور باوجود مختلف قسم کی تکالیف اور بیماریوں کے بہت صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ فرماتے رہے۔

جامعہ احمدیہ میں آپ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ اس ادارے کو سنوارنے اور ہر لحاظ سے قابلِ تقلید بنانے کے لئے آپ نے انتھک محنت اور کوشش کی۔ آپ کے سینکڑوں شاگرد آج مربیان سلسلہ کے طور پر اور دیگر بہت سے شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ نے جامعہ احمدیہ میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھی صرف و نحو پڑھائی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔سین

روسی انقلاب

روس نے گزشتہ ایام میں اپنے انقلاب کی بہترویں سالگرہ منائی ہے۔ یہ وہ انقلاب ہے جس کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا کہ

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار"

اور دنیا جانتی ہے کہ اس انقلاب کے دوران زارِ روس کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا۔

اب پھر روس ایک انقلاب میں سے گزر رہا ہے یہ پہلے انقلاب سے بہت مختلف ہے دیکھئے:۔

روس ایک انقلاب میں سے گزر رہا ہے۔ اگرچہ یہ انقلاب ہے تو اصلاحات کا لیکن بنیادی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ انقلاب ہی ہے۔

آہستہ آہستہ روسیوں کا ذہن بدلا جا رہا ہے اور انہیں باقی دنیا کے نظامِ سیاست اور نظامِ معیشت کے قریب تر لایا جا رہا ہے۔ اس رویے کے انقلاب کا نام "پیرسٹرائیکا" ہے۔ کچھ لوگ انتہائی طور پر اس کے حامی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ اصلاحات کا عمل مکمل نہ ہو سکا تو روس دوسرے ممالک سے پیچھے رہ جائے گا اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو بنیادی طور پر اس خیال کی مخالفت کر رہے ہیں اگرچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب یہ مخالفت آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے۔ دیگر ممالک بھی نہایت سنجیدگی کے ساتھ اصلاحات کے اس رویے پر غور کر رہے ہیں اور روس میں جو لوگ اس پروگرام کے حامی ہیں وہ خوش ہیں کہ دنیا کی توجہ روس کی طرف اس زاویے سے بھی مبذول ہو رہی ہے کہ وہاں اب تبدیلیاں رونما ہونے والی ہیں۔ جہاں تک سوشلزم کی بنیادی باتوں کا تعلق ہے یہ ملکیت کا طریق جمہوریت اور عوام کی طاقت سیاسی پارٹی کا کردار ایسی باتیں ہیں جو اس دائرے میں زیرِ بحث آ رہی ہیں۔ اس سے روزمرہ کی زندگی میں اخلاقی اقدار اور سیاست دونوں متاثر ہوں گی۔ اگر وہ اصلاحی پروگرام جسے "پیرسٹرائیکا" کہا گیا ہے اس پروگرام پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کا اخلاقیات سے بھی گہرا تعلق ہے۔ اب وہاں یہ بات زیرِ بحث نہیں آتی کہ سوشل ازم کا طریق زندگی وہ سماجی طریق ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سوشلزم کو حادثاتی طور پر نہیں اپنایا تھا ہم نے سوچ سمجھ کر اور غور و فکر کے بعد یہ طریق زندگی اپنایا تھا اور اس کی ہم نے بہت بڑی قیمت ادا کی ہے۔ جہاں تک موجودہ اصلاحی پروگرام کا تعلق ہے اس کا زیادہ تر واسطہ روزمرہ کی ضروریات سے ہے اور معاشرے میں جن جن چیزوں کو اپنے لئے لازمی سمجھا ہے ان کو مہیا کرنے اور پورے معاشرہ پر حاوی کرنے کیلئے یہ پروگرام بنا ہے۔ اس پروگرام کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان کو پیداوار، اس کی تقسیم اور سیاسی یا دیگر قسم کی کوئی طاقت اور تخلیقی کاموں سے الگ رکھنے کی بجائے ان کے ساتھ وابستہ کیا جائے اگرچہ معلوم تو یہ ہوتا ہے کہ یہ پروگرام ابھی ابھی شروع کیا گیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ لمبے عرصہ سے ان باتوں کے متعلق غور و فکر کیا جاتا رہا ہے۔ البتہ اب وہ وقت آگیا تھا کہ ان اصلاحات کو بروئے کار لانے کے لئے کھلم کھلا پالیسیاں بنائی جائیں اور چونکہ یہ زندگی کی بدلتی ہوئی ضروریات سے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اب یہ پروگرام روسیوں کی زندگیاں یوں کہیئے کہ ان کی سیاست کا ایک حصہ بنتا جا رہا ہے۔ اس کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی تھا بلکہ ہے کہ ملک کو انجمادی کیفیت سے باہر نکالا جائے اور نئے خیالات کو بروئے کار لا کر اس میں نئی زندگی اور نیا خون ڈالا جائے۔ تاریخ تو اس کے متعلق جو کچھ کہے گی وہ بعد میں دیکھا جائے گا لیکن اس وقت یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اصلاحی پروگرام ایک نئے دور کا آغاز ہے اور یہ دور منطقی طور پر اس صورت میں رونما ہونا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سوشلزم کا نتیجہ ہے۔ یعنی اگر ملک ایک عرصے تک سوشلسٹ طریق زندگی بسر نہ کرتا تو آج پیش کی جانے والی اصلاحات سامنے نہ آ سکتیں۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ اصلاحی پروگرام دراصل لینن کی پالیسیوں کو زندہ اور اجاگر کرنے کے لئے ہے جو کچھ لینن نے سوشلزم کے متعلق کہا تھا اس کی اخلاقی اقدار اور سیاسی اور سماجی طور و طریق ـــــ انہی کو دوبارہ سوسائٹی میں اجاگر کرنے کے لئے یہ پیرسٹرائیکا کا پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ البتہ یہ ضرور کہا جانا چاہیئے کہ پہلا انقلاب تو تشدد کے ذریعے بروئے کار لایا گیا تھا۔ موجودہ انقلاب ایسا ہے جو آہستہ آہستہ ذہنوں اور رویوں کو بدلنے والا ہے۔ دونوں ہیں تو انقلاب اور روس کے حق میں جاتے ہیں۔ لیکن طریق کار دونوں کا مختلف ہے۔ مثلاً اب خارجہ پالیسی کو اس طرح ترتیب دیا جاتا ہے کہ تمام دنیا میں امن پیدا ہو اور تمام لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہیں۔ اور جہاں تک ملک کی اندرونی کیفیت کا سوال ہے اسے سماجی جنگ کی بجائے سماجی امن کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ یہ کہنا کہ لینن نے ساری پالیسیاں روس کے لئے ایجاد کر لی تھیں، مبالغہ ہوگا۔ اس کی زندگی میں نہیں ہو سکیں۔ وہ بعد میں پالیسی کے طور پر روس کو اپنی روزمرہ زندگی میں داخل کرنی پڑیں لیکن لینن کے حامی یہ ضرور کہتے ہیں کہ ان سب پالیسیوں کا بیج لینن کی پالیسیوں میں موجود تھا۔ بہرحال جو کچھ بھی ہو یہ بات خوش آیند ہے کہ اب روس ساری دنیا کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ دوسرے ممالک میں انہیں اپنی سرپرستی کی بجائے بھائی چارہ اختیار کرنا چاہتا ہے اور ملک کے اندر بھی خیالات کی جنگ کی بجائے امن پر گفتگو کا زیادہ قائل ہے

بقیہ: قرارداد تعزیت

اور حضور نے آپ کی وفات پر خطبہ جمعہ میں آپ کے تبحر علمی، فراست اور اطاعت کی روح کا ذکر کرتے ہوئے جامعہ کو نصیحت کی کہ

"جامعہ احمدیہ کو بھی ملک صاحب کی ان صفات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے علوم کی تعلیم اور ترویج میں اس نکتے کو سمجھنا چاہیئے اور ملک صاحب کا فیض ان کے بعد بھی ہمیشہ جامعہ میں جاری رہنا چاہیئے۔

(الفضل ۱۹ نومبر ۱۹۸۹ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم محترم ملک صاحب کی صفات پر کاربند ہوں اور آپ کا فیض ہمیشہ جاری رہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ملک صاحب کی روح پر بے شمار برکتیں نازل فرمائے اور آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

ہم حضرت ملک صاحب کی اہلیہ، آپ کے بچوں، بچیوں اور دیگر اہلِ خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ملک صاحب کی برکتوں اور خوبیوں کا وارث بنائے۔

ہم ہیں اساتذہ و طلبہ جامعہ احمدیہ

قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔

پائیوریا کورس
PYORRHEA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۵۰/-

سوجن مسوڑہ کورس
SWOLLEN GUMS COURSE
مختصر کورس
قیمت ۱۶/-

ہلتے دانت کورس
LOOSE TEETH COURSE
مختصر کورس
قیمت ۱۶/-

دانت خورہ کورس
CARRIES COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۴۵/-

پائیوریا پاوڈر (منجن)
PYORRHEA POWDER
دانتوں کی صفائی کیلئے
قیمت ۸/- ۱۲/-

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
کیورٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ
فون: سیلز ۶۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹر ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات کی سرخیوں سے ـــــ

یہ پاکستان ہے

-• شریعت بل کی آڑ میں مذہبی تنازعات کی اجازت نہیں دی جائیگی

-• ملکی اور قومی مفادات کا تقاضا یہ ہے کہ نہ تو مرکز میں پی پی پی کی حکومت کو ہٹانے کی کوئی جدّوجہد کی جائے اور نہ پنجاب میں آئی جے آئی کی حکومت کی اکھاڑ پچھاڑ کے لئے کوئی مہم جوئی کی جائے۔ (اداریہ جنگ)

-• پنجاب میں جرائم نسبتاً زیادہ ہیں۔ سندھ سے تین گنا زیادہ قتل ہوتے ہیں۔ (اعتزاز حسن)

-• صدر نے پارلیمنٹ میں وفاقی حکومت کی تیار کردہ تقریر پڑھنے سے انکار کر دیا۔

-• ولی خان نے بینظیر کے ساتھ ملاقات سے انکار کر دیا۔ پیپلز پارٹی مجھے غدّار قرار دیتی ہے تو ملاقات کی کیا ضرورت ہے۔ (ولی خان)

-• امریکی سفیر کی صدر اسحٰق سے تنہائی میں طویل ملاقات، بے نظیر سے بھی ملیں گے۔

-• حالات (حاضرہ۔ ناقل) میں یہ کہنا مشکل ہے کہ طویل عرصہ کے بعد جمہوریت کا جو تجربہ کیا گیا تھا وہ کامیاب ہو جائے گا۔ کیونکہ سیاسی اکھاڑ پچھاڑ کے نتیجے میں ضروری نہیں کہ اپوزیشن کی توقعات پوری ہو جائیں۔ شکست وریخت کا عمل کوئی افسوسناک صورتِ حال بھی پیدا کر سکتا ہے۔

(اداریہ روزنامہ جنگ)

-• عورت کو حکمران نہ بنانے کے نظریے کو میں نہیں مانتا۔ (الطاف حسین)

-• موجودہ اسمبلیوں کو اپنی آئینی مدت پوری کرنی چاہیئے۔ اور حزبِ اختلاف برسر اقتدار گروپ کو اس کا پورا موقع فراہم کرے گی۔

(غلام مصطفٰی جتوئی)

-• اب پنجاب کی سیاست میں نیا سورج طلوع ہو گا۔ (کھر)

-• پولیس نے سانحہ بہاولپور کیس چھیڑا ہی نہیں۔ آئی۔ ایس۔ آئی کے ملازم گرفتار کہاں سے ہوئے؟

(آئی جی)

-• وزیر اعظم کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کا نہیں کہیں گے۔ (جتوئی)

-• وفاقی حکومت اپنے ہی نوٹیفکیشن کے خلاف اپیل نہیں کر سکتی۔

-• مولانا زاہد الراشدی اسلامی اتحاد کی دستور ساز اسمبلی سے احتجاجاً مستعفی ہو گئے۔

-• سارے آئین مارشل لاء کی پیداوار ہیں۔ (پگاڑا)

-• ضیاء کے خاندان نے آرمی ہاؤس چھوڑ دیا۔

-• پنجاب میں اقلیتی ارکان کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

(پیٹر جان سوترا)

-• جونیجو اور پگارو کے بغیر کسی مسلم لیگ کو تسلیم نہیں کرتا۔ (مانیکا)

ضرورت خادم بیت

بیت الاحمدیہ نارنگ منڈی کے لئے ایک درمیانی عمر کے خادم کی ضرورت ہے۔ ضرورت مند حضرات تشریف لاکر بالمشافہ بات چیت کر لیں۔ غیر شادی شدہ دوستوں کو ترجیح دی جائے گی۔ رہائش کا معقول انتظام ہے۔

غلام رسول بٹ
سیکرٹری امور عامہ بیت الحمد
نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ

خبریں

ملکی خبریں

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے اپوزیشن کو حکومت سے تعاون کرنے کے لئے کہا ہے۔ اُنہوں نے ایم آر ڈی کے ساتھیوں سے بھی توقع کی کہ وہ آئین کی بالادستی قائم رکھنے کے لئے آگے آئینگے اُنہوں نے کہا کہ جو غیر احتسابی نظام کی پیداوار ہیں اور جنہوں نے اپنے پیٹ منشیات کی سمگلنگ اور رشوت سے بھرے ہیں وہ ظاہر ہے کہ ہماری مخالفت کریں گے اُنہوں نے ایک سال کیلئے نئی گاڑیاں خریدنے پر پابندی عائد کی۔ کسانوں کیلئے قرضے کی رقوم دوگنا کرنے کا اعلان کیا۔ اُنہوں نے بھارت کی فوجی طاقت پر تشویش کا اظہار کیا۔ اُنہوں نے پچاس ہزار بے روزگاروں کو پیشہ وارانہ تربیت دینے کا اعلان کیا۔ اور پچاس ہزار دیہی ہیلتھ ورکر بھرتی کرنے کا اعلان کیا

• وزیرِ اعلیٰ پنجاب مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر اسحٰق مجھے اچھے مشورے دیتے ہیں اُنہوں نے کہا کہ ہم وولر بیراج کے مسئلے پر وفاقی حکومت سے بات چیت نہیں کریں گے۔

• اپوزیشن لیڈروں نے صدر سے ملاقات کی ہے۔ صدر نے وزیرِ اعظم کی طرف سے مذاکرات کی پیشکش اپوزیشن تک پہنچائی جو اپوزیشن نے قبول کر لی ہے

• وفاقی وزیر مسٹر فارق لغاری نے کہا ہے کہ بہت جلد نواز شریف کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کر دی جائے گی

• پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ کے فارورڈ بلاک کے سربراہ مخدوم الطاف نے غلام مصطفےٰ کھر کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

• بھارت کے نئے منتخب وزیرِ اعظم وی پی سنگھ نے کہا ہے کہ بھارت کے دفاعی اخراجات میں کمی نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ بھارت اپنے دفاع سے غافل نہیں رہ سکتا۔ اُنہوں نے کہا کہ علاقے سے ایٹمی ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے کوششیں کی جائیں گی اور اس سلسلے میں ہمسایہ ملک پاکستان سے بھی بات چیت کی جائے گی۔ اُنہوں نے سری لنکا سے بھارتی فوجوں کی واپسی کا حکم بھی جاری کیا اور بتایا کہ فوجیں مکمل طور پر جمعرات تک واپس آجائیں گی۔

• فلپائن کے دارالحکومت منیلا میں باغی فوجوں اور حکومت کے درمیان لڑائی ہو رہی ہے اور شہر میں جا بجا بموں کے دھماکے اور گولیوں کی بوچھاڑ دیکھنے میں آ رہی ہے۔ مختلف اہم تنصیبات پر باغی فوج کا کنٹرول ہے اور ابھی تک باغی فوج نے ہتھیار نہیں ڈالے

• اقوامِ متحدہ میں فلسطین کو بطورِ ممبر پیش کرنے کے تنازعہ کے سلسلے میں آج ووٹنگ ہو رہی ہے۔ اسرائیل نے اس تجویز کی سخت مخالفت کی ہے اور امریکہ نے بھی فلسطین کو بطور ممبر تسلیم کرنے کی تجویز کے خلاف اقوامِ متحدہ کی امداد بند کرنے کی دھمکی دی ہے جو کل خرچ کا ایک چوتھائی ہے

• لبنانی صدر الیاس ہراوی نے کہا ہے کہ جنرل عون کے خلاف کارروائی جان بوجھ کر موخر کی جا رہی ہے کیونکہ صدارتی محل کے گرد جنرل عون کے حامی ہزاروں لوگ جمع ہیں۔ جنرل عون نے الیاس ہراوی کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

• نرینہ اولاد سے محروم
• بے اولاد،
• اٹھرا۔ • سوکھا، گرمی، گیس
کا
علاج کرنے والے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۱۹۰

زیرِ نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ـ ابن ـ
حکیم نظام جان
فون ۷۳۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ، ۴۳۱ ۔

برانچیں :
ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی : محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

NASIR ناصر

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

• ہمدردانہ مشورہ
• قابل اعتماد
• اصولی علاج کیلئے

پوسٹ بکس نمبر ۶ ۔ فون : ۶۳۴

بیرونی مریض فہرست ادویہ و فارم تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب فرمائیں

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کے لئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرمالینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینیجر الفضل)

ربوہ میں آپکے قدیمی احمدی جیولرز
محمود جیولرز
بالمقابل بیت المہدی گولبازار ربوہ
چوہدری محمود احمد راجپوت فون گھر : ۶۸۲
دوکان : ۶۸۱

ربوہ میں آپکے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام
عقب جمال بیکری ربوہ
فون دکان : ۵۵۰ رہائش ۶۴۹ / ۵۴۹

خدمت میں پیش پیش
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ
فون ۶۵۹

اکسیر لیکوریا کیپسول

کاجل نور بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے لاجواب کاجل

سفوف ہیئر ٹانک
لمبے سیاہ گھنے بالوں کو ہمیشہ قائم رکھنے کیلئے

اینٹی پمپل کریم
چہرہ کے کیل چھائیاں مہاسوں کے لیے مفید کریم

دوائی فضل الٰہی
اولادِ نرینہ کی مجرّب کامیاب دوا

ہمدرد نسواں
(حبوب اٹھراء)
مرض اٹھرا کا شافی علاج

روزنامہ الفضل کا جلسہ سالانہ نمبر

روزنامہ الفضل ربوہ دسمبر ۱۹۸۹ء کے آخری ہفتے میں ضخیم اور مصور جلسہ سالانہ نمبر شائع کر رہا ہے۔ یہ نمبر ایک یادگار ہوگا اور خصوصی مضامین و منظومات کے علاوہ قابل دید تصاویر سے مرصع ہوگا۔
مضمون نگار اور شاعر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تخلیقات جلد ارسال کریں۔ نیز مشتہرین حضرات جلد تر اپنے اشتہارات کی جگہ محفوظ کروالیں لاہور میں ہمارے نمائندہ مکرم عبدالمالک صاحب اور کراچی میں مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب سے رابطہ قائم فرمائیں۔ (مینیجر)

فون : ۵۹۲
نوٹس داخلہ ‖ الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ (منظور شدہ)

الیکٹریشن • ریفریجریشن اینڈ ایئرکنڈیشننگ ٹریڈز میں دو سالہ اور ۶ ماہ کے کورسز میں داخلہ ۱۰ دسمبر ۱۹۸۹ء تک جاری رہے گا۔ بیرون ملک جانے کے خواہشمند اور امتحانات کے بعد فارغ وقت میں اور بیکار نوجوان ربوہ میں حکومت کی منظور شدہ فنی تربیت گاہ کی اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں امتحان، پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن۔ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ ہر قسم کے کالجوں میں داخلہ اور سلیکشن بورڈز کی میرٹ لسٹ میں ٹیکنیکل کورسز کے سرٹیفکیٹ کے ۵ نمبر بطور غیر نصابی سرگرمیوں کے شامل کئے جاتے ہیں۔ کلاسز .... صبح شام

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

قدیمی، اوّلین، شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
برانچیں
• کراچی : فون ۴۱۳۲۵۱
• لاہور : 1 - D - ۳ گلشن راوی
• ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
• رحیم یار خان : فون نمبر ۴۷۹۹
• ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

معیاری بیکری کا نام
رحمٰن بیکرز
اقصیٰ روڈ ربوہ فون نمبر ۳۳۰
تقریبات کے لئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے۔

فوری ضرورت
محلہ دارالصدر، دارالرحمت اور دارالبرکات میں پلاٹس اور مکانات کی فوری ضرورت ہے۔ ضرورتمند احباب برائے فروخت رابطہ فرمائیں۔
پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز نعیم الرحمٰن ضیاء فون : دفتر ۶۵۸
عزیز احمد خان گھر ۵۴

حنیف ہومیو پیتھک کلینک
۱۷۶۔ بنک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری ماڈل ٹاؤن لاہور
موسم سرما کے اوقات کار :
ہر اتوار سے جمعرات تک صبح ۹½ تا ۱۲ بجے
شام ۴½ تا ۷ بجے رات
ہر جمعہ کو صبح ۱۰ سے ۱۲ بجے تک۔
شام دواخانہ بند رہے گا
ہر ہفتہ کو دواخانہ پہلے وقت بند رہے گا شام کو کھلا رہا کرے گا
خاکسار : ہومیو پیتھک ڈاکٹر شائق محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

تریاقِ اٹھراء
اٹھراء کے علاج کیلئے مشہور عالم گولیاں
قیمت مکمل کورس ۶۰/-

نورِ نظر
اولادِ نرینہ کے لئے تجربہ شدہ گولیاں
قیمت مکمل کورس ۳۰۰/-

زود جامِ عشق
موتی و کستوری والا نمبر ۱
مکمل کورس ۳۶۰/-

اکسیرِ معدہ
ہاضمہ کی اصلاح کیلئے لذیذ اور مفید چورن
قیمت ۵/-، ۱۰/-، ۲۰/-

قندِ شفاء
نزلہ زکام کھانسی کے لئے مفید اور آسان جوشاندہ
قیمت فی ڈبی ۷/-

خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون :- دکان ۵۳۸ رہائش ۳۳۸